ترجمة القرآن

عفو و درگزر اور جاہلوں سے اعراض

قال الله تعالیٰ؛ خذالعفو وامر بالعرف واعرض عن الجاهلين (الاعراف 199)

ترجمہ؛ عفو و درگزر کو اختیار کیجئے۔ نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے اعراض کیجئے۔ سورہ حجر آیت 85 میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ فاصفح الصفح الجميل ۔ کہ اچھے طریقے سے درگزر کیجئے۔ نیز سورۃ النور میں اللہ کا ارشاد گرامی ہے۔ وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم (۲۲) چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے۔ نیز سورۃ آل عمران آیت 134 میں اللہ رب العزت کا فرمان ہے۔ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين (اللہ کے متقی بندے) لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مذکورہ آیات اور دیگر متعدد آیات میں اللہ رب العزت نے ایک نہایت اہم اخلاقی ہدایت کا اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے اور یہ ہدایت صرف آپ کی ذات اقدس کیلئے مخصوص نہیں بلکہ امت کے ہر ایک فرد کیلئے ہے۔ اور مذکورہ آیات کی تفسیر میں رسول کریم ﷺ کا طرز عمل اور آپ کا اسوہ حسنہ پیش خدمت ہے۔ تاکہ ہم اپنے کردار اور اخلاق کا جائزہ لے سکیں کہ کیا واقعۃً ہمارے اندر بھی یہ اخلاقی صفت پائی جاتی ہے یا نہیں؟ حضرت امام نوویؒ نے ریاض الصالحین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے۔ کہ انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا آپ پر (غزوہ) احد والے دن سے بھی زیادہ سخت کوئی دن آیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیری قوم سے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور سب سے زیادہ تکلیف مجھے اس عقبہ والے دن پہنچی جب میں نے اپنے آپ کو (اسلام کی دعوت کیلئے) ابن عبد یالیل بن عبد کلال پر

(باقی صفحہ 51)

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة الحدیث

آنحضرت ﷺ کا حسن اخلاق

عن عائشة رضى الله عنها قالت؛ ما خير رسول الله ﷺ بين امرين قط الا اخذ ايسرهما مالم يكن اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه فى شىء قط الا ان تنتهك حرمة لله فينتقم الله تعالىٰ (متفق علیہ)

ترجمہ؛ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کو دو کاموں کے درمیان اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے زیادہ آسان کام کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو آپ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور بھاگنے والے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کسی معاملہ میں کبھی انتقام نہیں لیا مگر یہ کہ اللہ کی حرمت کو توڑا (حرام کاموں کا ارتکاب کیا) جا رہا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کیلئے آپ انتقام لیتے (اس کے مرتکب کو سزا دیتے اور مواخذہ فرماتے) (بخاری و مسلم)

قارئین کرام؛ مذکورہ بالا حدیث میں دیگر باتوں کے علاوہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان اخلاق اور کردار کا تذکرہ ہے۔ کہ آپ نے کبھی اپنی ذات اور نفس کیلئے انتقام نہیں لیا۔ اس کے ساتھ آپ کی دینی غیرت وحمیت کا بھی بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی پامالی آپ کیلئے ناقابل برداشت تھی اور آپ اس کے مرتکب کو ضرور سزا دیتے۔ آپ کے اس طرز عمل سے اخلاقی حدود کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اللہ کی حدود کو توڑنے والے کو معاف کر دینا حسن اخلاق نہیں بلکہ یہ دینی بے غیرتی ہے۔ دنیوی کوتاہیوں سے عفو و درگزر یقیناً حسن اخلاق ہے لیکن دینی کوتاہیوں میں درگزر کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اخلاق و کردار کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین